Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹ ۴۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۱۴	۸ رشوال ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۹۰

ارشادات عالیہ

نماز سنوار کر ادا کرو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے

وہ دل جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لیکر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شامل حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے دعا کرتے رہو کہ اللہ تم ہدایت پر کاربند رکھے۔ کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں۔ گمراہ کرنا اور ہدایت دینا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا۔ پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو۔ کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے۔ خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۱۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ ظہور/اگست لنڈن سے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی مرسلہ ۱۲ اگست کی کیبل گرام بنام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام دورہ یورپ و افریقہ کی کامیابی، سعید روحوں کے قبول حق اور اکناف عالم میں اس بابرکت دورے کے ذریعے ہمارے پیارے خدا کے لئے کی سچی اور خالص توحید اور نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قیام و استحکام کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو اپنے فضل سے جلد از جلد غلبہ عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو سر کی چوٹ میں تو آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ اور شام کے وقت بلڈ پریشر زیادہ ہو جاتا ہے

احباب کرام توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم ایڈیٹر الفضل کے بڑے داماد برادرم مکرم قریشی محمد احمد صاحب حامی ایم ایس سی جو ان دنوں لنڈن میں مقیم ہیں۔ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سلطان احمد پیر کوٹی

عزیزم جمیل احمد طارق نے امسال ایم ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب اچھے نمبروں میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

تعلیمی ترقی کے عظیم منصوبہ کے پیش نظر جہاں حضور نے امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر خواہ وہ فیل ہو اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور کو اطلاع دے گا۔ وہاں حضور نے ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر)

مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

چندہ کی ادائیگی کا ساتواں مرحلہ

ہر اس مخلص احمدی کو جس نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ لکھوایا ہوا ہے۔ یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اس فنڈ کی ادائیگی کا ساتواں مرحلہ چل رہا ہے (پانچواں ماہ ختم ہونے کو ہے) اس میں آپ کے کل چندہ کی کم از کم ۷/۱۵ تک ادائیگی ضرور ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانی کو قبول فرمائے آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ رشوال ۱۴۰۰ھ
۲۰ رظہور ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارضِ مقدّس مل کر رہے گی

- عالم اسلام سراپا اضطراب ہے۔
- بیت المقدس کو اپنا دارالحکومت بنا کر اسرائیل تمام بین الاقوامی قوانین اور ضوابط اخلاق کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔
- ارض مقدس اپنی تاریخ میں ایک دفعہ پھر ایک خونیں موڑ پر آکھڑی ہوئی ہے۔
- ہر مشکل وقت کی طرح اس وقت بھی ہم رہنمائی اور ہدایت کیلئے اللہ تعالیٰ کی اس آخری کتاب کی طرف دیکھتے ہیں جس میں قیامت تک پیش آنیوالے مسائل کیلئے اصولی رہنمائی رکھ دی گئی ہے۔ قرآن حکیم ہمیں بتاتا ہے کہ:۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ٥ (الانبیاء: ۱۰۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے زبور میں کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد لکھ چھوڑا ہے کہ ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

قرآن حکیم نے ایک اصولی خوشخبری دی ہے کہ اے مسلمانو! ارض مقدس تمہاری ہے۔ اگر عارضی طور پر یہ تم سے جدا بھی ہو جائے تو یہ یاد رکھو کہ اس کی ازلی وراثت تمہاری ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایک کڑی شرط بھی رکھ دی ہے کہ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ بنو۔ جب تک تم اس شرط پہ پورا نہ اترو گے ارض مقدس ان کے قبضے میں رہے گی جو مغضوب علیہم ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں مصنّف تفسیر کبیر کا یہ ارشاد ہمیشہ ہمارے دلوں کو گرماتا اور روحوں کو ڈھارس دیتا رہے گا کہ ارض مقدس پر دشمن کا یہ قبضہ عارضی اور ناپائیدار ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں "عارضی طور پر" تو لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے۔ اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو این او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ مسلمانوں کو لا بسائیں۔ ...... سو خدا تعالیٰ کے عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے۔ یہ تو ہو کر رہنی ہے۔ چاہے دنیا کتنا زور لگا لے"۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۵۷)

اے خدا تو وہ دن جلد لا جب ہم ارض مقدس کو ایک دفعہ پھر اور ہمیشہ ہمیش کے لئے، مسلمانوں کے ہاتھ آتا دیکھیں، اور اے خدا تو مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْن بنیں تا کہ تیرے انعامات کے وارث بن سکیں۔ آمین

ہم نے دیکھیں کرامتیں کیا کیا

دل کو حاصل ہیں راحتیں کیا کیا
جلوہ فرما ہیں صورتیں کیا کیا

اُن کو دیکھا تو یہ ہوا معلوم
آدمی میں ہیں عظمتیں کیا کیا

اللہ اللہ جہاں محبت کا
دُوریوں میں ہیں قربتیں کیا کیا

کون جانے کہ تیری اُلفت میں
دل پہ گذری ہیں حالتیں کیا کیا

یہ بھی شاید تری عنایت ہے
بھُول جاتی ہیں کُلفتیں کیا کیا

زندگی میں ترے تصوّر سے
آگئی ہیں لطافتیں کیا کیا

دل نے چھوڑا نہ عشق کا دامن
عقل نے کیں نصیحتیں کیا کیا

کیا کہوں آنسوؤں کے دریا میں
موجزن ہیں سکیلنتیں کیا کیا

ہم کہ راندے ہوئے تھے دُنیا کے
ہم نے دیکھیں کرامتیں کیا کیا

جب مبشّر خرد کی بات چلی
یاد آئیں حماقتیں کیا کیا

(مبشّر احمد راجیکی ربوہ)

توبہ

تری کامیابی کی بُنیاد توبہ
گناہوں سے کرتی ہے آزاد توبہ

گناہوں کے مرکز کے قصرِ مشیّد
کرے ان محلّوں کو برباد توبہ

کبھی ہاویہ میں گرایا نہ جاتا
اگر جلد کرتا وہ شدّاد توبہ

رکھو یاد ہر آن توبۂ یونسؑ
مصائب سے کرتی ہے آزاد توبہ

اے جبّار لوگو! کرو توبہ توبہ
کہ ٹوٹے دلوں کی ہے فریاد توبہ

عجب کاٹ دیکھی یہ ہے تیغِ بُرّاں
بُرائی کے لشکر کی جلّاد توبہ

نہیں بھُولتا زندگی میں کبھی بھی
مجھے پیارے دلبر کا ارشاد توبہ

سنو کہہ رہی ہے یہ کیا جانِ شیریں
یقیناً ہے تیشۂ فرہاد توبہ

محل جو کہ صدیوں سے ویراں پڑے ہیں
کرے ان کو گھڑیوں میں آباد توبہ

یہ ہے قیدیوں کے لئے ایک حربہ
گھٹاتی ہے ان کی یہ میعاد توبہ

عجب ماجرا ہم نے دیکھا عرب میں
کہ ہے اُمّیوں کی یہ استاد توبہ

خدایا ہمیں تو بنا نیک بندے
جو ہیں نیک ان کو کرے یاد توبہ

(عبدالحمید آصف ایم۔ اے فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامِ گھانا کے دوران تبلیغی مساعی کی رپورٹ

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم سابق مبلغ گھانا (مغربی افریقہ)

—(۳)—

مستورات کی تعلیم القرآن کلاس میں غیر احمدی مسلمان لڑکیاں اور مستورات بھی شامل ہوتی رہیں۔ جبکہ مردوں کی تعلیم القرآن کلاس میں غیر احمدی مسلمان مرد اور بچے بھی قرآن پاک سیکھنے آتے رہے مقامی گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں وقت لے کر تبلیغی تقاریر بھی کی جاتی رہیں اور مسلمان طلباء کو قرآن پاک اور اسلامی تعلیم سکھانے کی غرض سے کلاس لینے کی اجازت بھی دے دی گئی تھی۔ غیر احمدی مسلمان اور عیسائی بھی اپنے جلسوں اور تقریبات میں خاکسار کو مدعو کرتے رہتے جہاں تبلیغ سلسلۂ حقہ احمدیہ کا موقع ملتا رہا۔ دو دفعہ عیسائی پادریوں سے مباحثے کی شکل بھی پیدا ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا غلبہ اور سچائی ظاہر ہوتی رہی کیٹے کراچی اور چندری مقامات پر نئی جماعتوں کا قیام کیا گیا۔ دورا دورا میں ایک قطعۂ زمین جو مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اس کی گورنمنٹ کے کاغذات میں رجسٹری کروائی گئی۔ رجسٹرڈ ہونے والا یہ پہلا قطعۂ زمین ہے جو وولٹا ریجن کی جماعت کو حاصل ہوا۔ یہاں پر مسجد کی تعمیر کے لئے مسجد فنڈ کا اجراء بھی کیا گیا۔ اور ایک کثیر رقم جمع کی گئی۔

دورا دورا میں قیام کے دوران خاکسار انتہائی خطرناک بلڈ انفیکشن کی مرض میں تقریباً ایک ماہ تک مبتلا رہا۔ اور ستمبر ۱۹۷۸ء کو وہاں کے گورنمنٹ ہسپتال میں دو ہفتہ تک داخل بھی رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جب صحت یاب ہوا تو اس کے چند دن بعد خاکسار کی اہلیہ محترمہ کا Para Umbilical Hernia کا ایمرجنسی اپریشن بھی اسی ہسپتال میں کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اپریشن کامیاب رہا اور اللہ تعالیٰ نے ہر حالت میں اور ہر لمحہ اپنی خاص نصرت اور تائید سے نوازتا رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۴ر جنوری ۱۹۸۰ء کو مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا نے اطلاع دی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے متعلق مرکز سلسلہ میں واپسی کا فیصلہ فرمایا ہے۔ مکرم امیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اپنے پاسپورٹ وغیرہ مجھے پہنچا دیں تاکہ سفر کے لئے ٹکٹ اور دوسرے انتظامات مکمل کئے جائیں اور اس کے بعد آپ کو مطلع کیا جائے گا تین ہفتہ تک جب مجھے کوئی اطلاع نہ ملی تو خاکسار نے مکرم امیر صاحب کی اجازت کیساتھ وزارت داخلہ اور بینک وغیرہ سے خود ہی رابطہ قائم کیا اور تیزی کے ساتھ تمام انتظامات مکمل کروائے اور پھر اپنے پیارے آقا اور بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کیساتھ بخیرو عافیت اور کامیابی کے ساتھ مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۸۰ء کو معہ اہل و عیال واپس وطن پہنچ گیا۔ کراچی پہنچتے ہی اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا جو ان ایام میں وہاں تشریف فرما تھے۔ حضور انور نے اپنی لازوال مسکراہٹ کے ساتھ جب اس عاجز کو بے انتہا شفقتوں سے بھرپور بانہوں میں لے لیا تو خاکسار اس فانی دنیا میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش نصیب تصور کر رہا تھا اگلے روز یعنی ۴ر مارچ کو ہمارے پیارے آقا نے دوبارہ خاکسار کو معہ اہل و عیال ملاقات کی سعادت عطا فرمائی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کی تمام تر نعمتیں ہمیں حاصل ہو گئی ہیں۔ مورخہ ۹ر مارچ ۱۹۸۰ء کو کراچی سے لاہور پہنچے اور اسی روز شام مرکز سلسلہ میں پہنچ گیا۔ اور اگلے روز یعنی ۱۰ مارچ کو دفتر وکالت تبشیر میں حاضر ہوا

گھانا میں قیام کے دوران رپورٹ کا خلاصہ

٭ ۳۰ مئی ۱۹۷۲ء سے ۹ر مارچ ۱۹۸۰ء

٭ گھانا کے ۹ ریجنوں میں سے چھ ریجنوں میں کام کا موقع ملا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ برونگ اہافو۔ اشانٹی۔ ناردرن ریجن۔ وولٹا ریجن۔ گریٹر اکرہ اور ایسٹرن ریجنز۔

٭ لٹریچر کی اشاعت بذریعہ مفت تقسیم و فروخت۔ قرآن پاک کے ترجموں کی فروخت۔

٭ ہر حلقہ میں شامل تمام تر جماعتوں اور دیگر مقامات کے دورے کئے جاتے رہے۔

٭ جماعت احمدیہ گھانا کے سالانہ جلسوں۔ ریجنل اور سرکٹ کانفرنسوں میں شمولیت اور تقاریر۔

٭ ایڈوائزری کونسل (مجلس مشاورت) مرکزی مجلس عاملہ (ایگزیکٹو کونسل) ریجنل اور سرکٹ مجالس عاملہ کی میٹنگیں منعقد کروانا اور ان کے تربیتی و تنظیمی معاملات میں نگرانی کرنا۔

٭ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں یعنی خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ مجالس کی تنظیم، ترقی اور استحکام کیلئے مساعی بذریعہ قیام مجالس اور جلسوں اور میٹنگوں اور اجتماعات کے ذریعہ۔

٭ جگہ جگہ تعلیم القرآن کلاسوں کا اجراء کیا گیا۔ بذاتِ خود بھی کلاسیں باقاعدگی سے لی جاتی رہیں

٭ خطبات جمعہ و عیدین، خطبات نکاح اور عقیقہ کی تقاریب میں تقاریر۔ نماز جنازہ کی ادائیگی اور ایسے موقعوں پر تبلیغ وغیرہ کے لئے تقاریر۔

٭ جماعت احمدیہ کے مختلف تاریخی ایام اور میلاد النبی ﷺ کے موقعوں پر خصوصی تقاریب اور جلسے۔

٭ تبلیغی مساعی بذریعہ انفرادی تبلیغ اور لٹریچر میں سارا عرصہ دن رات مصروف رہا اور پبلک جلسوں کا باقاعدہ انعقاد کر کے بھی تبلیغ کی جاتی رہی۔

٭ صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے دینی روحانی اور مادی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوششیں۔ اس کے مالی فنڈ کے لئے وعدوں کا حصول اور وصولی کے انتظامات کئے جاتے رہے۔

٭ تحریک جدید کے وعدوں اور وصولیوں کے لئے ہر سال کوشاں رہا۔

٭ ٹیچرز ٹریننگ کالجوں، سیکنڈری سکولوں اور پرائمری و مڈل سکولوں میں تبلیغی لیکچرز اور مذہبی کلاسیں لینے کا اہتمام کیا جاتا رہا۔

٭ جماعتی مراکز کی تعمیرات کے لئے قطعات اراضی کے حصول کی کوششیں اور ان کی رجسٹریشن کے کام سرانجام دینا۔

٭ مساجد کی تعمیر اور نصرت جہاں کے سکولوں اور ہسپتالوں کی عمارتیں بنوانے میں مکمل تعاون۔

٭ ماہنامہ گائیڈنس، احمدیہ مسلم کیلنڈر اور انگریزی ترجمہ قرآن کی چھپوائی کے انتظامات اور ان کی ترسیل و اشاعت کے لئے کوششیں۔

٭ حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں اور بڑی بڑی شخصیات سے ملاقاتیں اور قرآن پاک اور اسلامی لٹریچر کے تحائف پیش کئے جاتے رہے۔ چنانچہ ایک سربراہ مملکت اور ۱۲ (بارہ) قومی و صوبائی وزراء سے ملاقاتیں۔ سینکڑوں فوجی افسران۔ بیسیوں پیراماؤنٹ چیفس اور سب چیفس۔ بیسیوں پادری صاحبان۔ سینکڑوں وکلاء و ڈاکٹرز اور تجار حضرات اور بیسیوں صحافی اور بے شمار اعلیٰ سرکاری و غیر سرکاری افسران شامل ہیں۔

٭ جماعت احمدیہ گھانا کے تین سالانہ جلسوں کی رپورٹیں مرتب کی گئیں اور انہیں الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوایا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ ہر سال جلسوں کی رپورٹوں کی ترتیب میں دوسرے مبلغین سے تعاون کیا جاتا رہا۔ کیونکہ رپورٹوں کا اکثر حصہ مقامی زبان "چوئی" میں ہوتا تھا۔ اور خاکسار یہ زبان بول اور سمجھ لیتا تھا۔

(باقی صفحہ پر)

بریڈفورڈ - ھڈرس فیلڈ میں مرکز کے قیام کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت کا ایمان افروز مظاہرہ

مرتبہ مکرم خواجہ منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل (لندن)

ہمارے پیارے آقا نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ر اکتوبر ۱۹۷۸ء میں جماعت انگلستان کو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ آئندہ پندرہ سال میں تمام جماعتوں میں اپنے سینٹرز یا مساجد ہونی چاہئیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنا بے حد فضل اور احسان فرمایا اور دن رات کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ فوری طور پر پانچ سینٹرز حاصل کر سکیں۔ ابتداء میں تو بظاہر یہ کام انتہائی مشکل لگتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ کے احسانات اور فضلوں کی بدولت دوستوں کے تعاون سے یہ کام نہایت آسان محسوس ہونے لگا۔ اور جماعت کے مردوں، عورتوں بچوں اور بوڑھوں نے اس تحریک میں اس طور پر حصہ لیا کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ اور ان کی قربانیوں کو دیکھ کر قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ اس کی تفصیل علیحدہ طور پر کسی وقت قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

سردست ہڈرسفیلڈ اور بریڈفورڈ کے دوستوں کے ایثار کی صرف وہ جھلک پیش ہے جس کا اظہار حال ہی میں انہوں نے کیا۔

قارئین کرام کو یاد ہو گا کہ خاکسار نے الفضل میں اپنی ایک تفصیلی رپورٹ میں ذکر کیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بریڈفورڈ میں لیڈز روڈ پر واقع ایک وسیع و عریض اور مضبوط عمارت کے حصول کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ نہایت عمدہ اور موقع کی عمارت ہے۔ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے دوستوں کا بھی یہی خیال تھا۔ کہ اس عمارت کو بہر صورت حاصل کرنا چاہیئے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے ہمراہ خاکسار نے اور بریڈفورڈ جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران نے اس عمارت کو اندر سے بھی ملاحظہ کیا تھا اور سب کی بالاتفاق یہی رائے تھی کہ یہ بہت ہی اچھی اور عمدہ عمارت ہے۔ ضروری تبدیلی سے اس میں دو بڑے ہال با آسانی بن سکتے ہیں۔ دفاتر کے لئے بھی کمرے موجود ہیں۔ یہ کونسل کی عمارت ہے۔ کونسل نے ٹینڈرز اس کیلئے طلب کئے۔ جماعت کے دوستوں نے ٹینڈر کے ساتھ اوپن چیک بھی دے دیا۔ کہ جو ٹینڈر بھی دیا جائے اس سے زائد کا ہمارا چیک بنا لیا جائے۔ ہمیں وہ قیمت منظور ہو گی جب جماعت کے دوستوں کا یہ جذبہ اور ایثار ہو۔ اور بھی محض للہ کیونکہ یہ جگہ جماعتی اغراض و مقاصد کے لئے حاصل کرنا مقصود ہے۔ تو خدا تعالےٰ کیوں جماعت پر فضل نہ فرماتا۔ محض اسی کے فضل و کرم سے ہمارا ٹینڈر ۳۱۵۰۰ پونڈ کا منظور کر لیا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ بریڈفورڈ کا میئر تبدیل ہو گیا ہے۔ نئی کونسل بنی ہے اور اب دوبارہ غور کیا جائے گا۔ اس سے طبعاً کچھ پریشانی ہوئی اور دعاؤں کی مزید توفیق ملی۔ جب شیخ مبارک احمد صاحب سے ٹیلیفون پر اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ "کہ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے" وقتاً فوقتاً اس بارہ میں شیخ صاحب سے دریافت فرماتے رہے۔ چنانچہ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ نئے میئر کی کونسل نے بھی ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اب وکیل کے ذریعہ کاغذات تیار ہو چکے ہیں اور ہمیں قبضہ بھی مل گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور آج جبکہ یہ رپورٹ بھجوائی جا رہی ہے کونسل نے عمارت کی چابی ہمیں دے دی ہے چند روز میں Contract پر دستخط ٹرسٹیوں کے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہر طرح سے جماعت کیلئے مبارک کرے۔ ہڈرسفیلڈ میں جو مکان ہمارے پاس ہے۔ اس کے متعلق کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ہم وہاں پر نمازیں وغیرہ با جماعت ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ اب بریڈفورڈ میں جو عمارت لی گئی ہے اس کے متعلق کونسل نے ہمیں پہلے سے ہی اجازت دے دی ہے کہ ہم مذہبی امور انجام دے سکتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جب محترم شیخ صاحب نے بریڈفورڈ میں گذشتہ سال سینٹر خریدنے کی تحریک کی تو اسی وقت مکرم مبارک احمد صاحب نون نے اپنی طرف سے اور خاندان کے ممبران کی طرف سے وعدہ کر دیا اور حاضر دوستوں کو تحریک کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اسی وقت ہی مکرم مشتاق احمد صاحب۔ مکرم ظفر احمد صاحب اور سعید النور صاحب نے بھی وعدہ کیا۔ اب محترم شیخ صاحب اور خاکسار مورخہ ۱۵ جون سے ۱۷ جون تک ہڈرسفیلڈ اور بریڈفورڈ کے دورہ پر گئے۔ اور اس حالیہ دورہ میں مختلف دوستوں کے گھروں پر جا کر دوستوں کو ملے جس کے نتیجہ میں مکرم میر ناصر احمد صاحب نے اپنے وعدہ کو بڑھاتے ہوئے ۱۰۰۰۰ تک کا وعدہ کر دیا۔ امینی فیملی نے بتوسط مکرم ناصر احمد صاحب امینی دس ہزار پونڈ دینے کا وعدہ کیا۔ جس میں سے تین ہزار پونڈ فوری ادائیگی کا بھی وعدہ کیا۔ علاوہ ازیں جن دوستوں نے وعدے کئے ان کے اسماء و رقوم کے ساتھ دعا کی غرض سے درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق دے

مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ۱۰۰۰ پونڈ
مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب ہارٹلے پول ۱۵۰۰ پونڈ نقد
مکرم اللہ دتہ صاحب نے پہلے ۵۰۰ پونڈ ادا کئے تھے اب مزید دو ہزار پونڈ کا وعدہ کیا۔ مکرم ملک عبد الخالق صاحب ۱۹۰ پونڈ نقد۔ مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب ۲۰۰ پونڈ اور مکرم عبد الرحمن صاحب ہڈرسفیلڈ ایک ہزار پونڈ۔ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب ۲۰۰ پونڈ۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب ۱۰۰۰ پونڈ۔ نیز مکرم سعید النور صاحب اور مکرم رشید امینی صاحب کی اہلیہ نے اپنی سونے کی انگوٹھی اس مد میں پیش کر دی کہ اسے فروخت کر کے جو رقم ملے شامل کر لی جائے بعد میں بعض دیگر خواتین نے تین جوڑیاں طلائی اور پانچ طلائی انگوٹھیاں پیش کی ہیں۔ ہڈرسفیلڈ میں دوستوں سے ملاقات کرتے ہوئے محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مراکز کی اہمیت و ضرورت کے متعلق بتایا اور دوستوں کو تحریک کی کہ زیادہ سے زیادہ اس مد میں حصہ لیں۔ وہاں سے ہم سب مل کر ایک عمارت دیکھنے گئے جو ولیم روڈ شہر کے مرکزی حصہ میں واقع ہے اور قابل فروخت تھی۔ اس میں گراؤنڈ فلور پر ایک بڑا ہال ہے اور اسکی اوپر کی منزل میں بھی اتنا ہی بڑا ہال ہے نیز اس کے علاوہ رہائشی فلیٹ ہے اسکے متعلق پتہ چلا کہ یہ عمارت ۳۰ ہزار پونڈ میں فروخت ہو رہی ہے دوستوں کے مشورہ سے محترم شیخ صاحب نے فرمایا کہ فوری طور پر اسے خرید لیا جائے۔ وہاں اجتماعی دعا بھی کی گئی۔ محترم شیخ صاحب نے اپنے ایک ماہ کا الاؤنس اس عمارت کی خرید کیلئے اسوقت پیش کر دیا۔ ہمارے مبلغ مکرم انیس الرحمن صاحب نے اس مد میں ۱۰۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا پھر مکرم ڈاکٹر قمر الدین صاحب امینی صاحب ... الرحمن جنہوں نے حال ہی میں ڈینٹل سرجری شروع کی ہے گھر میں ابھی سب ضرورت کی اشیاء بھی نہیں خریدیں نے فوری طور پر ۵۰۰۰ پونڈ دینے کا وعدہ کر دیا اب ... بفضل خدا اور بھی کر دیا ہے بعد میں مختلف دوستوں سے جا کر ہم ملے جس کے نتیجہ میں ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب نے ۲۰۰۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ۱۵۰۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب ۶۰۰۰ پونڈ کا وعدہ کیا اور مکرم رشید احمد خان صاحب نے ۱۰۰۰ پونڈ دینے کا وعدہ کیا۔ جب دوسرے لوگوں کو یہ پتہ چلا کہ جماعت احمدیہ پراپرٹی خرید رہی ہے تو انہوں نے اس پراپرٹی کی مینجمنٹ کمیٹی کے ممبران کو کہا کہ اس کیلئے ٹینڈر لئے جائیں۔ پس کمیٹی نے سودے کو منسوخ کر دیا اور کہا کہ کمیٹی کو اسکا اختیار ہی نہ تھا اب یہ فیصلہ ہوا کہ ٹینڈر لئے جائیں اس اطلاع کے ملنے پر اگرچہ پریشانی ضرور ہوئی لیکن مزید دعاؤں کی توفیق نصیب ہوئی اور اپنے پیارے آقا سے بھی خصوصی دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعد مشورہ جماعت نے ٹینڈر داخل کیا جو ۳۵۰۰۰ پونڈ کا تھا۔ یہ مد مقابل پارٹی سے ۱۰۰ پونڈ زائد تھا۔ بالآخر ہمارا ٹینڈر منظور ہوا اور ہمارے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ اب وکیل قانونی کارروائی کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب دوستوں کو جنہوں نے مساجد و مراکز فنڈ میں حصہ لیا ہے جزائے خیر عطا فرمائے انہیں اور انکے اقرباء کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ان مراکز کو جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استانی میمونہ صوفیہ مرحومہ

(محترمہ نعیمہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب سندھی شاہد مربی سلسلہ لاڑکانہ)

خاکسارہ نے پانچویں سے دسویں تک کا عرصہ آپ کی شاگردی میں گزارا۔ آپ دینیات کی معلمہ تھیں۔ خاکسارہ نے آپ سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا۔ آپ کے قرآن مجید پڑھانے کا انداز انوکھا تھا۔ قرآن مجید کا جو سبق پڑھانا ہوتا۔ پہلے خود اس کو اونچی آواز سے پڑھتیں اور پھر شاگردوں سے کہتیں کہ اب تم اونچی آواز سے پڑھو۔ پھر ایک ایک لفظ کا ترجمہ کر کے بتاتیں۔ اور پھر تشریح بھی کرتیں۔

خاکسارہ جب میٹرک کا امتحان دے رہی تھی۔ انہی دوران خاکسارہ استانی مرحومہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کے لئے حاضر ہوئی۔ کہنے لگیں کہ میں دعا کروں گی۔ مگر تم امتحان ختم ہونے کے بعد تعلیم القرآن کلاس میں بھی حصہ لو۔ خاکسارہ نے کہا کہ استانی جی! امتحان ختم ہونے کے ایک ہفتہ بعد تعلیم القرآن کلاس کا امتحان ہے۔ خاکسارہ اتنے تھوڑے عرصہ میں تیاری کیسے کرے۔ جھٹ بولیں کہ جو کچھ اسکول میں اب تک دینیات میں پڑھا ہے۔ وہی نصاب میں ہے۔ ایک ہفتہ دہرائی کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ خاکسارہ نے امتحان ختم ہوتے ہی تعلیم القرآن کلاس میں جانا شروع کر دیا۔ استانی مرحومہ بھی وہیں ہوتیں۔ خاکسارہ سے بڑے پیار سے کہتیں کہ اگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو مجھ سے پوچھ لو۔ اسی طرح خاکسارہ تعلیم القرآن کلاس میں شامل ہوئی۔ امتحان دیا اور پاس ہو گئی۔ الحمدللہ۔

آپ کو بہت سی دعائیں یاد تھیں۔ اور نصرت گرلز ہائی سکول میں صبح اسمبلی میں بھی استانی مرحومہ بہت اونچی آواز میں قرآن مجید کی دعائیں پڑھتی تھیں اور دعا کرواتی تھیں۔ اسی طرح ہماری پڑھائی کا آغاز دعاؤں سے ہوتا تھا۔ خاکسارہ کو بھی انہیں کی بدولت اکثر دعائیں یاد ہوئیں۔

قرآنی آیات انہوں نے ہمیں پڑھائی کے زمانہ میں یاد کرنے کی تلقین کی۔ ہماری والدہ صاحبہ اکثر ان کے پاس جایا کرتی تھیں۔ صرف اسی لئے کہ ان سے بہت سی دینی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ جب خاکسارہ مڈل کا امتحان دے رہی تھی۔ تو استانی مرحومہ سب سے پہلے کمرۂ امتحان میں پہنچی ہوتیں۔ اور اجتماعی دعا کروانے کے بعد آپ ہمیں کچھ نصیحتیں کرتیں۔ مثلاً یہ کہ پرچہ پڑھنے سے پہلے دعا کرنا۔ پھر پرچہ اٹھا کر پڑھنا۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ساتھ شامل ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی ڈیوٹی پر پہنچ جاتیں۔ آپ کا جیسے نام صوفیہ تھا۔ طبعاً اور عملاً بھی صوفیہ ہی ثابت ہوئیں۔ خاکسارہ نے انہیں ہمیشہ سادہ لباس یعنی کرتہ۔ لٹھے کی شلوار ململ کا دوپٹہ اور بند جوتی پہنے دیکھا اور جب کبھی خاکسارہ ملی آپ نے ہمیشہ ہی نصیحت آموز باتیں بتائیں۔ اور بڑے پیار اور محبت سے کہا کہ اگر تم اس پر عمل کرو گی تو بڑی کامیاب ہو گی۔ ہماری والدہ محترمہ کو بزرگوں سے باتیں سننے کا بڑا شوق ہے۔ ایک دفعہ خاکسارہ اور والدہ محترمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ استانی مرحومہ نے پوچھا کہ آپ کا کیسے آنا ہوا۔ والدہ محترمہ نے کہا کہ استانی جی ہم آپ کی باتیں سننے آئے ہیں۔ آپ اپنی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے کہنے لگیں۔ کہ میں بائیس سال کی عمر میں بیوہ ہوئی تھی۔ جب احمدیت قبول کر لی تو دنیا سے لگاؤ ختم ہو گیا تھا۔ عین جوانی کی عمر میں بیوگی۔ اسی وقت میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ اس وقت میں نے سوچا خاوند تو ساتھ چھوڑ گیا۔ اے خدا تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑنا اور تہیہ کر لیا کہ جب تک زندگی اور ہمت ہے۔ خود بھی سادہ رہوں گی، سادہ غذا کھاؤں گی۔ بچوں کو بھی سادہ غذا کھلاؤں گی اور پہناؤں گی۔ لیکن کسی کی محتاج نہیں ہوں گی۔ اور بچوں کو اچھی تعلیم دینی ماحول میں دلواؤں گی آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ میں نے کبھی بھی اپنے بچوں کو سیکنڈ ہینڈ کپڑے نہیں پہنائے اور نہ ہی خود استعمال کئے۔ اسی طرح بچوں کو کبھی پڑھائی کے دوران سیکنڈ ہینڈ کتابیں نہیں لے کر دیں۔

اول۔ یہ اس لئے کہ اس سے پیسوں کی بچت نہیں بلکہ بیماری پر پیسوں کا خرچ بڑھ جاتا ہے اور سیکنڈ ہینڈ کپڑے یا کتابیں لینے کی وجہ سے بچے احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

دوم۔ اس سے بچے بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ کیونکہ سیکنڈ ہینڈ کپڑے نہ جانے کیسے کیسے لوگوں کے اتارے ہوتے ہیں۔ اور کیسی کیسی بیماری کے جراثیم ان کپڑوں میں ہوتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ ان کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں تو یہ جراثیم ان تک پہنچتے ہیں۔ اس طرح بیماریاں بڑھتی ہیں۔ اسی طرح پر سیکنڈ ہینڈ کتابیں ہیں۔ اگر پرانی کتابیں بچوں کو لے کر دی جائیں تو بچے چھ ماہ بعد ہی ان کے پرخچے اڑا دیتے ہیں۔ پھر دوبارہ کتاب لے کر دینی پڑتی ہے جس سے خرچ کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہے۔ پہلے جس بچے نے وہ کتابیں استعمال کیں وہ انہیں اپنی انگلی پر اپنا لب لگا کر ورق الٹتا رہا۔ اب جب وہ کتابیں اپنے بچے کے ہاتھ آئیں تو اس نے بھی وہی عمل کیا اس طرح سے ایک بچے کے جراثیم دوسرے بچے تک پہنچے اور بیماری کے گھر میں آنے کے لئے راہ ہموار ہوئی۔ اس سے پتہ چلا کہ آپ حفظانِ صحت کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔

آپ نے کہا کہ بند جوتی اس لئے پہنتی ہوں کہ مردوں کی نظر اکثر عورتوں کے پاؤں پر پڑتی ہے اور پردہ دار عورت کے لئے یہ ٹھیک نہیں۔

دوسرے اس وجہ سے پاؤں ٹھیک رہتے ہیں۔ آپ پردہ کی بہت پابند تھیں۔ جب بھی لجنہ کا اجلاس یا جلسہ ہوتا۔ آپ سٹیج پر دکھائی دیتیں۔ اور بڑی خوش الحانی سے درثمین اور کلام محمود سے نظمیں پڑھ کر سنایا کرتی تھیں۔ آپ تمام مستورات کو نظم پڑھتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ میں یہ نظم پڑھنے لگی ہوں ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

جب آگے چل کر یہ فقرہ آئے ؎

"یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی"

تو سب خواتین اونچی آواز سے میرے ساتھ یہ شعر کہیں۔ اس طرح تمام خواتین بھی یہ شعر آپ کے ساتھ دہراتیں۔

آپ کہا کرتی تھیں کہ ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ہم احمدیت سے وابستہ رہیں۔ اور اسلام کے تمام احکام پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ تلاوتِ قرآن مجید ہر صبح بالجہر پڑھا کریں اور اپنے خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کیا کریں۔ آپ دعا گو اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ بہت ہی مہربان استانی تھیں۔ بچیوں سے

فارغ ہونے کے بعد لجنہ اماء اللہ کے کاموں کے علاوہ لجنہ کے تحت چلنے والے جنرل سٹور کی انچارج رہیں۔ وہاں بھی فارغ وقت میں قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ گویا کہ آخری وقت تک سلسلہ کی خدمت کرتی رہیں۔ آپ واقف زندگی تھیں خاندان..... سے حد درجہ کی محبت تھی۔ اپنی ساری زندگی سلسلہ کی خدمت میں گزاری۔ آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے بعد سلسلہ احمدیہ کے لئے وقف کیا۔ اس زمانہ میں M.S.c (زراعت) کی بہت قدر تھی مگر آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے بیٹے کو وقف کیا اور یہی جذبہ ماں کی اعلیٰ تربیت کے طفیل آپ کے فرزند میں بھی پایا جاتا تھا۔ چنانچہ تحریک جدید کے تحت جو سندھ میں زمینیں خریدی گئیں جن سے بیرون پاکستان تبلیغ کے لئے فنڈ مہیا ہوتے تھے کی نگرانی کا کام آپ کے فرزند کے سپرد ہوا اور انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے محنت و وفاداری سے اپنے وقف کے عہد کو نبھایا۔ خاکسارہ کے خاوند کو ان کے ہمراہ رہنے کا پانچ سال موقعہ ملا۔ جب وہ بطور مربی اس علاقہ میں متعین تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے حالات میں محترم عطاء صاحب نے زمینوں کا کام سنبھالا اور نگرانی کی کہ کوئی اور ہوتا تو بھاگ جاتا یہ وقف زندگی کا جذبہ ہی تھا کہ آپ نے سلسلہ کے کاموں پر آنچ نہ آنے دی۔ درحقیقت یہ والدہ کی عمدہ تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ انہیں سلسلہ کی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح خاکسارہ سمجھتی ہے کہ خاکسارہ کو جو اعلیٰ دینی تربیت والدین اور استانی مرحومہ سے حاصل ہوئی۔ اسے خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں بھی نوازا کہ خاکسارہ خود ایک واقف زندگی کے عقد میں آئی۔ اور اس طرح خاکسارہ کو بھی خدمت دین کا موقعہ مل رہا ہے۔ الحمدللہ۔

اس زندگی میں تو مزہ ہی کچھ اور ہے یہ تو واقفین زندگی کے اہل و عیال ہی محسوس کرتے ہوں گے۔ جہاں ہمیں دینی لحاظ سے ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے وہاں ظاہری اور دنیوی لحاظ سے بھی ہم ہر طرح خوش و خرم ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی روح کو اعلیٰ مراتب عطا فرمادے اور ان کے خاندان کے تمام افراد کو مرحومہ کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور جو توکل کا مقام مرحومہ کو تھا اس پر قائم رکھے۔ آمین ؎

بلانیوالا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل نالج کلاس

انٹر اور ڈگری کلاسز کے طلباء کے تعلیمی معیار کے مطابق دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں ایک جنرل نالج کلاس ترتیب دی گئی ہے جو ۲۰ راگست سے ۲۶ راگست تک ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے چھ بجے شام تک منعقد ہوا کرے گی۔ ۲۷ راگست کو تمام مضامین کا مجموعی طور پر امتحان ہوگا جس میں اوّل، دوم، سوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے کلاس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۰ ر اگست		تاریخی اور مذہبی معلومات
۲۱ ر	"	بین الاقوامی جغرافیائی معلومات
۲۲ ر	"	معلومات بابت پاکستان
۲۳ ر	"	اقتصادی معلومات
۲۴ ر	"	سائنسی معلومات
۲۵ ر	"	کھیلیں، صحت کے اصول، عام بیماریاں اور ان کی احتیاطی تدابیر۔
۲۶ ر	"	نفسیات کے اصول اور آزمائشیں۔
۲۷ ر	"	مقابلہ امتحان

(سیکرٹری سٹڈی سرکل مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید

۲۹ ر رمضان المبارک سے پہلے جو مخلصین جماعت بشمول مرد و خواتین اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا فرما چکے ہیں اپنے امام عالی مقام اور ساری جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق سمجھے گئے۔ سو ان کے لئے بذریعہ کیبل گرام دعا کی درخواست کر دی گئی ہے۔ نیز مسجد مبارک ربوہ میں ۲۹ ر رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں بھی ایسے مخلصین کو دعاؤں میں یاد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ حمید احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے میاں مکرم خواجہ حمید احمد صاحب ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل چوروں سے مقابلہ کرتے ہوئے زخمی ہو گئے ہیں اور اس وقت سرگودھا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(۲) مکرم منصور مظفر صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ پرانی انارکلی و مزنگ لاہور لکھتے ہیں۔ ہماری مجلس کے مندرجہ ذیل کارکنان عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

(۱) محمود اصغر صاحب (۲) محمود اکبر صاحب (۳) زاہد محمود صاحب (۴) ممتاز احمد صاحب بٹ (۵) انور مسعود احمد صاحب [illegible])

(۳) مکرم منصور احمد صاحب [illegible] کراچی لکھتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ زاد بہن عزیزہ امۃ [illegible] اہلیہ ناہید بنت مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مربی سلسلہ کو سوزوکی کے ایک حادثہ میں ٹھوڑی پر شدید چوٹ آئی ہے۔ ٹھوڑی پر دس ٹانکے لگائے گئے ہیں نیز میرے چھوٹے بھائی عزیزم مسعود احمد عارف کو سائیکل پر سے گرنے کی وجہ سے سر پر شدید چوٹ آئی ہے۔

(۴) مکرم خان بشیر احمد خان صاحب رفیق ربوہ لکھتے ہیں کہ [illegible]

سیم والے علاقوں میں شجر کاری

آج کل درخت لگانے کا بہت موزوں موسم ہے۔

سیم والے علاقوں میں نہروں کے علاوہ راجباہوں، نالیوں اور کھیتوں کے کناروں پر ایسے درخت زیادہ سے زیادہ لگائے جائیں جو زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں۔

پھلدار درختوں میں کیلے اور امرود کے لئے اگر آب و ہوا مناسب ہو تو یہ بہت مفید ہیں۔

ان کے علاوہ فراش، بید مجنوں، سفیدہ، شیشم، فالسہ اور کیکر کی قسم کے درخت آسانی سے لگائے جا سکتے ہیں اور بہت کامیاب رہتے ہیں۔

اس لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر اور ان کا تحفظ کر کے ملک کو سرسبز و خوشحال بنائیں اور اپنی اراضیات کی بحالی اور زرخیزی کو قائم رکھیں۔ (غلام احمد عطار وکیل الزراعت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم خان محمد ابراہیم خان صاحب ابن حضرت محمد خان صاحب آف کپورتھلہ مورخہ ۱۰ راگست بروز اتوار (۲۷ ر رمضان المبارک) صبح ساڑھے سات بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

وفات سے قبل انہیں میرے بڑے بھائی محمد عثمان خان صاحب (ایس ڈی او۔ پی اے ایف) نے اپنے پاس بغرض علاج سرگودھا میں رکھا اور میڈیکل سپیشلسٹ پی اے ایف کے زیر علاج رہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ و احسن الجزاء۔

(شاہد رضوان خان دار الصدر غربی ربوہ)

(۳) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا فتح دین صاحب مرحوم پر عرصہ تقریباً تین ماہ ہوا فالج کا حملہ ہوا۔ مکرم مرزا فتح دین صاحب کی طرف دو بچیاں تھیں (۱) امۃ الرشید (۲) امۃ الحمید۔ امۃ الرشید اہلیہ محمد احمد صاحب بھٹی جو لندن میں تھیں وہ بھی اطلاع ملنے پر فوراً ربوہ آگئیں دوسری بچی امۃ الحمید جو خاکسار کے لڑکے عزیزم نعیم الرحمٰن طارق حال سینئر کلرک دفتر واپڈا کراچی کی اہلیہ ہیں وہ بھی ربوہ پہنچ گئیں۔ دونوں بہنوں نے اپنی والدہ کی ہر طرح سے خدمت کی اور خاص علاج کے لئے ان کو کراچی بھی لے گئیں جہاں جناح ہسپتال کراچی میں داخل کر دیا۔ بالآخر انہوں نے بھی مایوس ہو کر ہسپتال سے فارغ کر دیا۔ چنانچہ دوبارہ فالج کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور ان کی وفات مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۸۰ء کو ہوگئی جب کہ ان کی عمر ۷۳ سال تھی۔

جنازہ ربوہ لایا گیا چونکہ وہ موصیہ تھیں۔ اس طرح سے ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کا موقعہ مل گیا اور اس طرح سے انجام بخیر ہوا۔

احباب کرام کی خدمت میں ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبد الرحمٰن الانور سابق پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(۳):— لندن کے ایک بزرگ دوست مکرم حبیب اللہ صاحب جنجوال کو جو کچھ عرصہ کے لئے ربوہ آئے ہوئے تھے شدید دل کا عارضہ ہوا ہے انہیں لمبے عرصہ سے وجع المفاصل کی شدید تکلیف بھی ہے۔

احباب کرام ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل نالج کی اہمیت

(مکرم ظہیر احمد صاحب فاروقی سیکرٹری سٹڈی سرکل خدام الاحمدیہ ربوہ)

اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ہر طبقے ہر سوسائٹی اور ہر محفل میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جب بھی کسی محفل میں بیٹھتے ہیں تو اپنے علم اور فن کی بدولت پوری محفل پہ چھا جاتے ہیں۔ موضوع کوئی بھی ہو ہر کوئی ان کے سامنے بات کرنے سے کتراتا ہے۔ گفتگو خواہ سیاست پہ ہو رہی ہو یا مذہب پر ملکی حالات زیر بحث ہوں یا بین الاقوامی مسائل سائنسی ترقی کا ذکر ہو رہا ہو یا معاشرتی مسائل کا، شعر و شاعری کی محفل گرم ہو یا فلسفے اور منطق کی ادبی ذوق رکھنے والے جمع ہوں یا اہل فن غرض محفل کسی رنگ کی بھی ہو بعض لوگ ہر ایک میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ وہ اپنے علم، و فن کا لوہا ہر جگہ منوا لیتے ہیں۔

اگر ان لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہو اور قریب سے پرکھنے کا موقع ملے تو یہ بات ماننا پڑتی ہے کہ وہ اپنے خاص پیشہ یا فیلڈ میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ بہت سے علوم پر بھی دسترس رکھتے ہیں۔ عام معلومات کا ان کے پاس ذخیرہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر ان سے بات کی جائے وہ آپ کو تازہ ترین اور بالکل صحیح اور ٹھوس معلومات سے نوازیں گے۔ ان کی باتیں سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔

آج کا دور جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں ہر ایک علم کے عروج کا دور ہے۔ تمام علوم اپنی ترقی کے کمال کو پہنچ چکے ہیں اور یہ بات اب ایک حقیقت بن کر سامنے آ چکی ہے کہ کسی بھی علم پر عبور حاصل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کے قریبی اور متعلقہ علوم کا وسیع مطالعہ نہ کیا جائے۔

جوں جوں کوئی علم ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے وہ دوسرے علوم کے میدانوں میں بھی داخل ہو جاتا ہے۔ ایک علم کی حدود بڑھتی بڑھتی بہت سے دوسرے علوم کی حدود میں داخل ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پہ معاشیات کے علم کو سمجھنے کے لئے علم شماریات کا بہت سا حصہ بھی پڑھنا پڑتا ہے علم طبعیات کو پڑھنے کے لئے ریاضی کا سمجھنا بہت ضروری ہے۔ فلسفے اور نفسیات کا باہم بہت قریبی رشتہ ہے۔ علم نباتات اور علم حیوانات ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ علم دواسازی (PHARMACY) علم کیمیا کے بغیر بالکل بے معنی لگتا ہے۔

تاریخ اور سیاست بھی ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں اور پھر فلسفے کو ان سب کی ماں کا درجہ حاصل ہے یعنی کسی بھی علم کی پیدائش کا کھوج لگائیں تو فلسفے سے واسطہ پڑتا ہے۔ غرضیکہ جیسے جیسے کسی ایک علم کی گہرائی میں اتریں بہت سے علوم مختلف مقامات پر آکر اسی سے مل جاتے ہیں۔ اور پھر ایک خاندان کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

ایک مسئلہ جو آج کل نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ تمام ممالک میں عام ہے اور جن لوگوں کا اس سے سامنا ہوا ہے وہ اچھی طرح یہ جانتے ہیں کہ ہر محکمے، ہر ادارے اور ہر شعبے میں خواہ سرکاری ہو یا نجی ملازمت کمیشن یا داخلے کے واسطے انٹرویوز اور ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جن کا مقصد امیدوار کی قابلیت اور اس کی اہلیت کو پرکھنا ہوتا ہے ان میں اسی پیشہ یا شعبہ کے متعلق سوالات کے ساتھ ساتھ امیدوار کی عام معلومات (GENERAL KNOWLEDGE) کو پرکھنے کے لئے بہت سے سوالات ہوتے ہیں۔ جن کا مقصد یہ جاننا ہوتا ہے کہ وہ امیدوار اپنے اردگرد کے ماحول ملکی اور بین الاقوامی حالات اور معاشرتی مسائل کو کس حد تک سمجھتا ہے اور ان میں دلچسپی رکھتا ہے۔ جدید ایجادات، مختلف اصطلاحات جن سے روزمرہ زندگی میں اکثر سامنا ہوتا ہے ان کے بارے میں کتنا علم رکھتا ہے ان انٹرویوز اور ٹیسٹوں میں وہی امیدوار کامیاب ہوتے ہیں جو انہی خاص فیلڈ یا پیشہ کے علاوہ عام معلومات کے متعلق تمام سوالات کا تسلی بخش جواب دے سکتے ہوں۔

ایک عجیب بات جو کچھ لوگوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ مختلف علوم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم اور ماہرین اپنی فیلڈ کے علاوہ دوسرے علوم کو جاننا غیر اہم اور غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ عام معلومات میں بھی ان کو کچھ دلچسپی نہیں ہوتی وہ ہر چیز کو صرف اپنے پیشے کی عینک لگا کر دیکھتے ہیں۔

مثال کے طور پہ اکثر سائنس کے طالب علم سماجی علوم اور ادب و فن سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان کو اپنے لئے ایک DISADVANTAGE سمجھتے ہیں حالانکہ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ بہت سے نامور سائنسدان شعر و ادب میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ دنیا کا عظیم اور نامور سائنسدان آئن سٹائن (EINSTINE) ایک اچھا مضمون نگار بھی تھا۔ ڈاروِن (DARWIN) تاریخِ طبعی کا ماہر (NATURALIST) تھا اور ایک نامور لکھنے والا (WRITER) بھی تھا۔

عالمی شہرت یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے اپنے ایک انٹرویو میں بتایا کہ ان کو شعر و ادب سے بہت لگاؤ ہے اور علم معاشیات میں بھی کافی دسترس رکھتے ہیں اس کے علاوہ بڑے بڑے سائنسدان بڑے اچھے ادبی ذوق کے مالک رہے ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق کا جائزہ لینے کے بعد ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ آج کے دور میں بسنے والے ہر انسان کو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے اسے مختلف علوم۔ اپنے اردگرد کے ماحول، معاشرتی مسائل ملکی اور بین الاقوامی معاملات سائنسی ایجادات، جدید اصطلاحات اور تمام ایسی اشیاء جن سے اس کو روزمرہ زندگی میں اکثر واسطہ پڑتا ہے کا علم حاصل کرنا انتہائی اہم اور ضروری ہے ان ہی علوم اور معلومات کو ہم جنرل نالج کا نام دیتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳:-

تبلیغی مساعی کی مختصر رپورٹ

نظامِ وصیت سے احباب جماعت کو ہر جگہ متعارف کرایا جاتا رہا

١/٢ چندہ عام کی ترویج کے لئے شروع سے ہی کوششیں کی جاتی رہیں نظام زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے جماعت کو آگاہ کیا جاتا رہا۔

تقریباً ایک ہزار سے زائد بیعتیں کروائی گئیں۔ نو مبایعین کے ایمان و یقین کے استحکام اور ان کی تربیت کے لئے خصوصی انتظامات کئے جاتے رہے۔

کئی ایک نئی جماعتیں قائم کی گئیں۔

ملک کے اندر ایک لاکھ میل سے زائد سفر کیا گیا۔

آخر میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان حقیر کوششوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور ان کے بہترین نتائج پیدا فرماتا رہے اور بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرضِ اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

ربوہ آنے کی تاریخیں
۶، ۷، ۸ ستمبر
۱۹۸۰ء

ہوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷

ربوہ
بالمقابل ایوانِ محمود
فون نمبر ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمرؓ فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ برائے سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے کے سالانہ انعامات

جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارہ میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالےٰ، صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت، معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت۔ دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذاہب، تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود" "نظام بیمہ" "لیبر اور متعلقہ مسائل" "تجارتی کمپنیوں کا نظام" "انڈسٹری" "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے۔ جو یکم دسمبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائیگا

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

الف۔ مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں۔

ب۔ مقالہ لکھنے سے پہلے اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہ نمائی کر سکے

ج۔ مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے

د۔ انگریزی خواں طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں۔ جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کریگا۔ جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مولفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے۔ بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر نہ اترے۔ تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۲ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعام مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔

مقالہ نویسندگان، اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

الف۔ اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو۔ اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتی ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں

ب۔ اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کریگا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائیگا

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ محترم صدر صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا۔ اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص نصر اللہ خان ولد رحمت خان ساکن اوگن ڈاکخانہ اوجلہ پیلے کے نزد نوکھر تحصیل و ضلع گوجرانوالہ اپنے آپکو احمدی بتا کر لوگوں سے قرض مانگتا ہے اور واپس نہیں کرتا۔ اپنے لئے رشتے بھی مانگتا رہتا ہے۔ حلیہ درج ذیل ہے۔ عمر ۲۳ سال رنگ گندمی قد لمبا۔ جسم پتلا۔ شلوار قمیص پہنتا ہے۔ دائیں ٹانگ پر زخم کا نشان ہے احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

ولادت

میرے بھائی عبدالوحید کے بیٹے نعیم پرویز کو اللہ تعالےٰ نے انگلینڈ میں بیٹی عنایت کی ہے۔ جس کا نام نظام جان ثالث رکھا ہے احباب نومولود کی صحت درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

حکیم انوار احمد جان گوجرانوالہ

آبِ حیات بورنگ ورکس
موٹر پمپ و نلکے
لگوانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
مشتاق احمد
رحمت بازار۔ ربوہ

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ
چوک گھنٹہ گھر
ربوہ
بالمقابل ایوان محمود

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴